Tarjihaat
Volume: III
Issue: II
February 2023
فروری ۲۰۲۳
آن لائن ادبی رسالہ
ترجیحات
ISSN: 2583-0082
WORLD URDU RESEARCH & PUBLICATION CENTRE
WURNP

ڈاکٹر محمد شاہجہان ندوی

اردو ترجمانی: محمد شفاءاللہ صدیقی ندوی

صدر شعبہ اردو گرین ویلی ایجوکیشنل انسٹی ٹیوٹ سری نگر کشمیر

اسلام کا نظریۂ تعلیم

بچوں کی صحیح طریقہ پر تعلیم وتربیت ایک اہم دینی فریضہ ہے، جس کی فرضیت قرآن سے ثابت ہے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ’’اے ایمان والو! تم اپنے کو اور اپنے گھروالوں کو (دوزخ کی) اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن (اور سوختہ) آدمی اور پتھر ہیں ۔جس پر تندخو (اور) مضبوط فرشتے (متعین) ہیں، جو خدا کی (ذرا) نافرمانی نہیں کرتے کسی بات میں جو ان کو حکم دیتا ہے اور جو کچھ ان کو حکم دیا جاتا ہے اس کو (فوراً) بجالاتے ہیں۔(۱) چنانچہ آیت کریمہ اولاد کی تعلیم اور ان کی تربیت کی اہمیت کو بیان کرتی ہے، اور اہل ایمان کو اپنے اہل وعیال کی تعلیم وتربیت کرنے اور انھیں اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری پر ابھارنے اور اللہ کی نافرمانی وسرکشی سے باز رکھنے اور انھیں اچھی باتوں کی تلقین کرنے اور حسن ادب سے آراستہ کرنے کا حکم دیتی ہے، تاکہ وہ بھی ان کے ساتھ اس بھیانک اور پرخوف (جہنم کی) آگ کی زد میں نہ آسکیں جو اسی طرح انسانوں اور پتھروں سے سلگائی جائے گی جس طرح دوسری آگ لکڑی سے سلگائی جاتی ہے۔

اولاد کی تعلیم وتربیت کی ذمہ داری براہ راست والدین اور اساتذہ کی پشت پر ہے، اگرچہ معاشرہ، ملت اور حکومت بھی اس امر میں شریک ہیں۔اس لیے ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس معاملہ پر پوری طرح متوجہ ہوں، کیونکہ اس سلسلہ میں ان کی ادنی کوتاہی بہت بڑے خطرات کو جنم دے سکتی ہے اور خاص طور سے موجودہ حالات میں جب کہ ان میں بہت سی سماجی بیماریاں اور متعدد اخلاقی امراض پیدا ہو چکے ہیں۔

اسلامی نظریۂ تعلیم:۔

اسلام ہر فرد بشر کے لیے تعلیم وتربیت کو ضروری قرار دیتا ہے، کسی فرد کے لیے ممکن نہیں کہ وہ اس سے بے نیاز رہ سکے، گویا تعلیم تمام انسانوں کا ایک مشترک اور عام حق ہے، کسی جماعت اور کسی طبقہ سے خاص یا اس کی جاگیر نہیں ہے۔

اسلامی نظام تعلیم کی خصوصیات:۔

اسلامی نظام تعلیم مندرجہ ذیل خصوصیات کی وجہ سے ممتاز ہے:

۱۔اللہ کے نام سے مربوط علم:۔

علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ اللہ کے نام سے مربوط ہو، یہاں تک کہ وہ معاشرہ اور انسانیت کے لیے مفید ہو، جب کہ

Tarjihaat
Volume: III
Issue: II
February 2023
فروری ۲۰۲۳
آن لائن ادبی رسالہ
ترجیحات
ISSN: 2583-0082
WORLD URDU RESEARCH & PUBLICATION CENTRE
WURNP

تہدیم و تخریب اور کسی نقصان اور ضرر کا ذریعہ اور وسیلہ نہ ہو، چنانچہ خداوند قدوس کا ارشاد ہے: ''(اے پیغمبر ﷺ) آپ (پر جو) قرآن (نازل ہوا کرے گا) اپنے رب کا نام لے کر پڑھا کیجیے'' (۲)

۲۔ نفع بخش علوم کا انتخاب:۔

اسلامی نقطۂ نظر سے مناسب ہے کہ نفع بخش علوم کا انتخاب اور ضرر رساں علم سے اجتناب کیا جائے، چنانچہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز کے بعد فرمایا کرتے تھے: ''اے اللہ میں نفع بخش علم، پسندیدہ اور مقبول عمل اور پاک رزق کا سوال کرتا ہوں'' (۳)

۳۔ تعلیم کی فرضیت کی تعمیم:۔

خدا تعالیٰ کے اس ارشاد ''اے ایمان والو! تم اللہ اور رسول کے حقوق میں خلل مت ڈالو اور اپنی قابل حفاظت چیزوں میں خلل مت ڈالو اور تم تو (اس کا مضر ہونا) جانتے ہو'' (۴) کی روشنی میں ہر مسلم مرد اور عورت دونوں پر دین کی بنیادی تعلیم حاصل کرنا فرض ہے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حقوق کی ادائیگی بغیر بنیادی تعلیم کے ناممکن ہے۔ حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (۵)

۴۔ پڑھنے اور پڑھانے پر اجر و ثواب کی ترتیب:۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم و تعلم یعنی پڑھنے اور پڑھانے دونوں پر اجر و ثواب ملتا ہے۔ اس لیے طالب علم اور استاد دونوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس مقصد کی تکمیل کی خاطر عمل پیہم اور جہد مسلسل کریں۔ چنانچہ حضرت ابو درداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ علم کی تحصیل کے لیے کوئی شخص اگر مسافت طے کرے یا راہ چلے، اس کے عوض اللہ تعالیٰ جنت کی راہوں میں سے ایک راہ پر اسے چلائے گا، اور بلاشبہ ملائکہ طالب علم کی خوشنودی کے لیے اپنے پر بچھاتے ہیں، اور بیشک عالم کے لیے آسمان و زمین کی تمام مخلوقات و کائنات اور پانی میں پائی جانے والی مچھلیاں دعائے مغفرت کرتی ہیں۔ اور عالم کو عابد پر ایسی فضیلت حاصل ہے جیسی چودھویں کے چاند کو تمام ستاروں پر ہے۔ یقیناً انبیاء دینار و درہم کا وارث نہیں بناتے بلکہ وہ علم کا وارث بناتے ہیں، تو جس شخص نے اس کو حاصل کیا گویا اس نے بڑی سعادت حاصل کی۔ (۶) حضرت ابو مسعود انصاریؓ کا بیان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: جو کسی اچھے کام کی رہبری کرے گا اس کو اس کے کرنے والے کے برابر اجر و ثواب ملے گا۔ (۷)

۵۔ بلا معاوضہ تعلیم:۔

اسلام بلا معاوضہ تعلیم و تربیت کا قائل ہے، لہٰذا حکومت واقتدار اور اصحاب خیر پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ ان طلبا کی، جن کے پاس روپیہ اور پیسہ نہیں ہے، کفالت کریں اور ان کی جملہ ضروریات کا خیال رکھیں۔ کیونکہ اللہ پاک کا ارشاد ہے: ''اور آپس میں نیکی اور پرہیزگاری کے کاموں پر مدد کرو اور گناہ و ظلم و زیادتی پر ہرگز تعاون نہ کرو'' (۸)

امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد انصاری قرطبیؒ اپنی شاہکار تصنیف ''جامع احکام القرآن'' میں ایک جگہ لکھتے ہیں: ''بھلائی اور پرہیزگاری کے کاموں میں تعاون کی مختلف شکلیں ہیں۔ مثلاً: عالم کا لوگوں کو اپنے علم کے ذریعہ انہیں علم سکھا کر فائدہ پہونچانا اور

مالداروں کا اپنے مالوں کے ذریعہ ان کی مدد کرنا، بہادر شخص کا اللہ کی راہ میں بہادری کا مظاہرہ کرنا اور تمام مسلمانوں کا ایک ہاتھ کی طرح سامنے آنا"۔(۹)

حضرت جابر بن عبد اللہؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں ہر مومن شخص سے اس کی جان سے زیادہ قریب ہوں، جو کوئی مال چھوڑ کر جائے گا تو وہ اس کے اہل خانہ کا ہو گا، اور جو قرض چھوڑ کر گیا یا کوئی ضائع ہونے والی اولاد چھوڑ کر اس جہان فانی سے کوچ کیا ہو تو اس (قرض) کی ادائیگی اور اس (اولاد) کی بھرپائی اور کفالت میرے ذمہ ہے۔(۱۰)

۶۔ تعلیم کی ترویج واشاعت:۔

قوم وملت اور ریاست وحکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ تعلیم کی نشر واشاعت اور اس کی ترویج وتعمیم اس پیمانے پر کرے کہ کوئی شخص ناخواندہ نہ رہ جائے، اس لیے کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "آپ کہیے کیا علم والے اور جہل والے (کہیں) برابر ہوتے ہیں! اور وہی لوگ نصیحت پکڑتے ہیں جو لوگ اہل عقل (سلیم) ہیں" (۱۱) حضرت ابو بکرؓ کا فرمان ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: "علم سیکھو اور اسے لوگوں کو سکھاؤ"۔(۱۲)

۷۔ پاک وصاف اور صالح ماحول میں تعلیم:۔

تعلیم وتربیت کے باب میں مناسب ہے کہ ایسے صالح اور صاف ستھرے ماحول میں اس کا بندوبست کیا جائے کہ ماحول کی ہر شے تعلیم کے حصول میں معاون ثابت ہو، اسی طرح طالب علم کو مدرسہ یعنی تعلیمی ادارہ، گھر، ملک، حکومت، اساتذہ کی جانب سے انسیت ولگاؤ، خیر خواہی اور ہمدردی حاصل ہو۔ چنانچہ ابوہارون عبدی بصری عمارہ بن جوین کہتے ہیں کہ جب ہم لوگ ابوسعید خدری کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے تو وہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت مبارک ہو، بیشک رسول اللہ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ بیشک لوگ آپ کے پیروکار ہیں اور یقینا لوگ زمین کے کناروں سے تمہارے پاس دین کا علم حاصل کرنے کی غرض سے آئیں گے، چنانچہ جب وہ آئیں تو ان کے ساتھ اچھا سلوک کریں۔(۱۳)

۸۔ علم پر عمل آوری اور اس کی اشاعت:۔

مناسب ہے کہ طلبا میں علم پر عمل کے جذبات ابھارنے اور اس کی اشاعت وترویج کی کامیاب کوشش کی جائے۔ اللہ تعالی کا پاک ارشاد ہے: "اے ایمان والو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو۔ خدا کے نزدیک یہ بات بہت ناراضگی کی ہے کہ ایسی بات کہو جو کرو نہیں"(۱۴)

حضرت حسن فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علم کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ وہ علم جو دل میں ہوتا ہے اور یہی علم نافع ہے ۲۔ وہ علم جو زبان پر ہوتا ہے اور یہ علم بندوں پر اللہ کی طرف سے حجت ہے۔(۱۵)

اللہ پاک کا ارشاد ہے: "سو ایسا کیوں نہ کیا جائے کہ ان کی ہر بڑی جماعت میں سے ایک چھوٹی جماعت (جہاد میں) جایا کرے تاکہ باقی ماندہ لوگ دین کی سمجھ بوجھ حاصل کرتے رہیں اور تاکہ یہ لوگ اپنی (اس) قوم کو جب کہ وہ ان کے پاس واپس آئیں، ڈرادیں"۔(۱۶)

عبدالرحمان بن ابزیؓ سے مروی ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو دین نہیں سمجھاتے، انکو تعلیم نہیں دیتے، ان کو نصیحت نہیں کرتے، ان کو بھلائی کا حکم نہیں کرتے اور انھیں برائی سے نہیں روکتے؟ اور ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اپنے پڑوسیوں سے نہیں سیکھتے، دین کی سمجھ ان سے نہیں لیتے اور ان سے وعظ و نصیحت حاصل نہیں کرتے؟ خدا کی قسم لوگ اپنے پڑوسیوں کو علم سکھائیں، ان کو دینی باتیں بتائیں، انہیں وعظ و نصیحت کریں، انہیں بھلائی کا حکم اور برائی سے رہنے کی تلقین کریں اور لوگ اپنے پڑوسیوں سے علم سیکھیں، دینی تفقہ ان سے حاصل کریں اور ان سے نصیحت پکڑیں ورنہ میں ان کو سزا دینے میں جلدی کروں گا'' (۱۷) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میرے حوالے سے لوگوں کو (علم دین) پہونچاؤ خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو'' (۱۸)

۹۔ طلبا کی ہمہ جہت صلاحیت کا فروغ:۔

ضروری ہے کہ طلبا کی صلاحیت کا ہمہ جہت اور ہر پہلو سے فروغ ہو، ان کی خوابیدہ اور پوشیدہ صلاحیتوں اور مہارتوں کو اجاگر کرنے کے لیے سعی و کوشش کی جائے، ان کی حوصلہ افزائی کی جائے، ان کو ہراساں نہ کیا جائے۔ نیز ان کی حالتوں، عمروں، مزاجوں اور ان کی نفسیات کی رعایت کرتے ہوئے نرم وملائمت، شفقت وہمدردی کے ساتھ بہتر اسلوب اور خوبصورت انداز میں، ان کی تعلیم وتربیت کی جائے۔ اللہ پاک کا ارشاد ہے: ''بیشک آپ اخلاق (حسنہ) کے اعلیٰ پیمانے پر ہیں'' (۱۹) چنانچہ معلم کے شایان شان یہ ہے کہ وہ اخلاق کے اسی اعلیٰ پیمانے کو اپنائیں، جس سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس متصف تھی، یعنی ادب وسلیقہ، حیاء وشرم، حلم وبردباری، عفو ودرگزری وغیرہ جیسے محاسن اخلاق اپنائیں۔ اللہ کے نبی ﷺ ان امور کی رعایت فرمایا کرتے تھے، چنانچہ ابو وائل سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ عبداللہؓ لوگوں کو ہر جمعرات کو تذکیر کیا کرتے تھے، تو ان سے کسی شخص نے کہا کہ اے ابوعبدالرحمان میری خواہش ہے کہ آپ ہر دن ہمیں تذکیر و تبلیغ کریں۔ تو انہوں نے فرمایا کہ بلاشبہ مجھے اس سے بازرہنے کی وہ یہ ہے کہ مجھے تم کو اکتادینا پسند نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں تم کو وعظ و نصیحت کے باب میں خیال رکھتا ہوں جیسا کہ حضور صلی اللہ ﷺ ہماری اکتاہٹ کے پیش نظر ہمارا خیال رکھتے تھے۔ (۲۰)

معلم کی مناسب اور لائق دید خصوصیت یہ ہیں کہ وہ شفقت وہمدردی اور نرمی ورقت، اچھی اور صالح حکمت ودانائی، پرکشش اسلوب و دلکش انداز، خوش مزاجی اور سہل پسندی جیسی صفات کا حامل ہو۔ چنانچہ معاویہ بن حکم سلمیؓ کا بیان ہے کہ ہم لوگ اللہ کے نبی ﷺ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے لوگوں میں سے کسی شخص کو چھینک آگئی، تو میں نے کہا: یرحمک اللہ، لوگ مجھے گھور کر دیکھنے لگے، تو میں نے کہا: آپ لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ کہ آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ تو لوگ اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر مارنے لگے، جب میں نے ان کو دیکھا تو وہ مجھے خاموش کر رہے تھے، اس لیے میں چپ رہا، جب اللہ کے رسول ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو میرے ماں باپ ان پر قربان میں ان سے پہلے اور ان کے بعد آپ ﷺ جیسا معلم ومربی نہیں دیکھا، جو آپ ﷺ سے بہتر طریقے پر تعلیم دیتا ہو۔ چنانچہ خدا کی قسم نہ وہ مجھ پر غصہ ہوئے، نہ مارا اور نہ ہی برا بھلا کہا، بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ یہ نماز ہے اس میں لوگوں کی بات کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ نماز دراصل تسبیح، تکبیر اور قرأت قرآن ہے۔ (۲۱) حضرت انس بن مالکؓ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: آسانی کا معاملہ کرو سختی سے رکو، خوش کرو متنفر مت کرو۔ (۲۲)

۱۰۔ تعلیم و تعلم کا مقصد اللہ کی خوشنودی کی تحصیل اور اس کی مخلوقات کی نفع رسانی:۔

اسلامی نقطۂ نظر سے ضروری ہے کہ تعلیم و تعلم کا مقصد اللہ کی خوشنودی حاصل کرنا اور اس کی مخلوقات کو نفع پہونچانا ہو، نہ یہ کہ صرف ڈگریوں اور اسناد کا حصول، مال و دولت کی تحصیل، اونچے عہدے اور بلند مناصب پر فائز ہونا ہے، اور عملی مہارتوں اور لیاقتوں پر فخر و ناز کرنا ہو۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وہ لوگ دنیاوی اسباب کا حصول چاہتے ہیں اور اللہ آخرت چاہتا ہے اور اللہ تعالیٰ زبردست حکمت والا ہے''(۲۳)۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے کوئی علم غیر اللہ کے لیے سیکھا یا اس علم کے ذریعہ غیر اللہ کی رضا و خوشنودی کو پیش نظر رکھا تو ایسا شخص جہنم میں اپنا ٹھکانہ بنائے''(۲۴)۔ راوی حدیث حضرت ابوہریرہ کہتے ہیں کہ نبی پاک علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص نے کوئی علم حاصل کیا جس کے ذریعہ اللہ کی رضا حاصل کی جاتی ہے، کو اس غرض سے حاصل کیا کہ دنیاوی ساز و سامان حاصل ہو جائے یا کوئی عہدہ یا منصب ہاتھ آجائے، تو ایسا شخص قیامت کے دن جنت کی خوشبو تک نہیں پائے گا۔(۲۵)

۱۱۔ غیر مسلموں کو حاصل شدہ تعلیم آزادی:۔

غیر مسلموں پر بغیر ان کی رضامندی کے کوئی تعلیم جبراً لازم نہیں کی جائے گی، بلکہ ان کو اپنے مخصوص درسگاہوں اور مدرسوں کے قیام کے لیے مکمل مواقع عطا کیے جائیں گے تاکہ وہ اپنے عقائد اور دینی آراء و نظریات کے مطابق اپنی مذہبی تعلیمات حاصل کر سکیں۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''دین میں زبردستی نہیں کی جاسکتی''(۲۶)

اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم کی غرض و غایت:۔

اسلامی نقطۂ نظر سے تعلیم و تربیت کا مقصد اور مطمح نظر نوع انسانی کے تمام افراد کو قابل اور صالح بنانا ہے تاکہ وہ انسانی معاشرہ کے لیے فائدہ بخش اور نفع رساں بن سکیں۔

خلاصہ کلام یہ ہے تمام علوم خواہ دینی ہوں یا عصری اللہ کے نام سے مربوط ہوں اور دنیا کے خالق کے تعارف سے جڑے ہوئے ہوں۔ علامہ بدیع الزماں سعید نورسیؒ نے کیا خوب تحریر کیا ہے کہ ''بیشک وہ تمام علوم جو تم سیکھتے ہو ہمیشہ اللہ کا پتہ دیتے اور اپنی خاص زبان میں نہایت کرم فرما خالق کائنات و مالک کل کا تعارف کراتے ہیں''۔ مثلا:

۱) (ایک بہت بڑی فارمیسی ہے، اس میں موجود ہر شیشی میں دوائیں ہیں، ان دوائوں میں مقوی تیار شدہ اشیاء یا اجزاء و مفردات نپے تلے متوازن اور درست و مقررہ انداز میں رکھے گئے ہیں، جو اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ ان دوائوں کے پیچھے کوئی دانا دواساز اور ماہر کیمیاداں ہے جو ان کاموں کو انجام دیتا ہے۔ ٹھیک اسی طرح کرۂ ارضی کی فارمیسی ہے جس میں چار لاکھ اقسام کے نباتات و حیوانات پائے جاتے ہیں، ان میں سے ہر ایک درست کیمیائی مفردات کی شیشی اور عجیب و غریب مقوی ادویات کی بوتل کے برابر ہے۔ چنانچہ یہ بڑی فارمیسی یا وسیع و عریض دواخانہ اس کے حکیم و ذوالجلال فارماسسٹ خداوند قدوس کا پتہ نہ صرف یہ کہ بینا لوگوں کو دیتا ہے بلکہ نابینا تک کو دے دیتا ہے۔ نیز اس کے خالق کا تعارف، اس کے درجہ کمال، حسن انتظام اور اس کی عظمت و منزلت کی وضاحت کے ساتھ وہ علم طب جسے آپ پڑھتے ہیں کے مقرر کردہ معیار کے مطابق بازار میں پائی جانے والی فارمیسی پر قیاس کرتے ہوئے، کراتا ہے۔

۲) جس طرح ایک حیرت انگیز اور عجیب غریب فیکٹری جو ایک بہت سادہ مادے سے ہزاروں قسم کے رنگ برنگ کپڑے تیار کرتی ہے، ہمیں بتاتی ہے کہ ان پیداوار کے پیچھے بلاشک وشبہ میکینکل ماہر انجینئر ہے اور فیکٹری اس کا تعارف بھی کراتی ہے، ٹھیک اسی طرح یہ ربانی چلتی پھرتی مشین جو کرۂ ارضی کے نام سے موسوم ہے، اللہ کا تعارف کراتی ہے۔ یہ الٰہی فیکٹری جس میں سینکڑوں ہزار بڑی بڑی فیکٹریاں ہیں اور ان میں سے ہر ایک میں سینکڑوں ہزار مخصوص اور ماہر فیکٹریاں ہیں بلاشبہ ہم سے اس کے خالق ومالک کا تعارف کراتی ہیں۔ مشینی سائنس جسے آپ پڑھتے ہیں کے معیار کے مطابق اس الٰہی پلانٹ کے درجہ کمال اور اس کی عظمت کو اس انسانی فیکٹری یا پلانٹ پر قیاس کرتے ہوئے بیان کرتا ہے۔(۲۷)

حوالے وحواشی

۱۔ سورہ تحریم، آیت نمبر ۶۔
۲۔ سورہ علق، آیت نمبر: ۱۔
۳۔ ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۹۲۵۔
۴۔ سورہ انفال، آیت نمبر ۲۷
۵۔ ابن ماجہ، حدیث نمبر: ۲۲۴
۶۔ ابوداؤد، حدیث نمبر: ۳۶۴۱
۷۔ مسلم، حدیث نمبر: ۱۸۹۳
۸۔ سورہ مائدہ، آیت نمبر: ۲
۹۔ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد انصاری قرطبیؒ، ''جامع احکام القرآن'' جلد نمبر ۶، صفحہ نمبر: ۴۷
۱۰۔ مسلم، حدیث نمبر: ۸۶۷
۱۱۔ سورہ زمر، آیت نمبر: ۹
۱۲۔ بیہقی، حدیث نمبر: ۱۷۴۲
۱۳۔ ابن ماجہ: ۲۴۹
۱۴۔ سورہ صف، آیت نمبر: ۲-۱
۱۵۔ ابن شیبہ حدیث نمبر: ۳۵۵۰۲
۱۶۔ سورہ توبہ، آیت نمبر: ۱۲۲
۱۷۔ طبرانی حدیث نمبر: ۷۴۸
۱۸۔ بخاری، حدیث نمبر ۳۴۶۱ اور ترمذی، حدیث نمبر: ۲۶۶۹
۱۹۔ سورہ قلم، آیت نمبر: ۴
۲۰۔ بخاری، حدیث نمبر ۷۰/ مسلم، حدیث نمبر: ۲۸۲۱

۲۱۔ دارمی، ۱۵۰۲
۲۲۔ مسلم، حدیث: ۱۷۳۴
۲۳۔ سورہ انفال، آیت: ٦۷
۲۴۔ ترمذی، حدیث: ۲٦۵۵
۲۵۔ مسند احمد، حدیث نمبر: ۸۴۵۷
۲٦۔ سورہ بقرہ، آیت نمبر: ۲۵٦
۲۷۔ الشعاعات، نورسی ص ۲۴۴-۲۴۳

***